ناپسند

اہم کردار

احمد (پولیس آفیسر)

آصف (انسپکٹر)

عمران (انویسٹیگیشن آفیسر)

سلیم (پرنسپل)

ناظم (ڈاکٹر)

عابد (بنجارہ)

کنول

مدیحہ

فیصل

2020ء

عامر ثقلین

احمد کسی قتل کی تفتیش کر رہا ہے

احمد : بہت ہی عجیب طریقے سے قتل کیا گیا ہے

آصف : میرے خیال میں یہ کسی جانور کا کام ہے اور یہ شکار ہے

احمد : پر جانور کسی کو اس طرح نہیں مار سکتا

آصف : یہ پنجوں کے نشان جو اس کی گردن پر ہیں یہ تو کسی بھیڑیے کے معلوم ہوتے ہیں اور باقی جسم بھی کافی زخمی ہے۔۔

عمران : اس لاش کو ہم فورینسک لیب بھیج دیتے ہیں اور ہم اس جنگل کی تلاشی لیتے ہیں شاید کچھ مل جائے۔۔

آصف : جی سر

(اپنے سپاہیوں کے ساتھ جنگل کی تلاشی شروع کر دیتا ہے)

سپاہی : سر سر!

یہاں کچھ ہے۔۔۔۔۔۔ یہاں پر بھی اک لاش ہے

آصف : بہت بے دردی سے مارا گیا ہے

عمران : یہ لاش بہت پرانی لگتی ہے یہاں پر کچھ تو گڑبڑ ہے

آصف : مگر جنگل تو بالکل خالی سا ہے یہاں پر جانور ہی رہ سکتے ہیں۔۔

عمران : یہاں پر ضرور کوئی انسان ہے

سپاہی : یہاں پر اک جھونپڑی ہے

عمران : چلو اس کی تلاشی لو۔

(جھونپڑی میں اک لمبے بال والا شخص ملتا ہے)

عمران : اسے پکڑ لو

وہ شخص (عابد): معاف فرمائیں جناب! میں نے کیا کیا ہے ؟

عمران : یہاں پر دو لاشیں ملی ہیں کیا تم ان کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟

عابد : ہاں، کچھ کچھ جانتا ہوں

عمران : کیا جانتے ہو؟

عابد : یہاں پر پچھلے چند ماہ سے مجھے بھی لاشیں مل رہی ہیں

عمران : کیا مطلب ؟
عابد : یہاں پر ہر ماہ میں ایک دو لاشیں جنگل میں کوئی پھینک کے چلا جاتا ہے
عمران : تو تم نے یہ سب کچھ کسی کو کیوں نہیں بتایا؟
عابد : میں نے سنا ہے جو شخص پولیس کو بتاتا ہے پولیس اسی کو پکڑلیتی ہے اور قاتل کو سزا نہیں دیتی
عمران : وہ تو تمھیں اب بھی پکڑے گی
اور یہ بتاؤ تم یہاں پر کب سے رہ رہے ہو؟
عابد : جب سے گرمیاں شروع ہوئی ہیں میں تب سے یہاں پر ہوں
عمران : تو تم لاشوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو؟ جو تمہیں پچھلے چند ماہ سے مل رہی ہیں
عابد : میں بنجارہ ہوں اور میں اپنا علاقہ بدلتا رہتا ہوں
عمران : اپنا شناختی کارڈ دکھاؤ!
عابد : یہ لیجیے، جناب !
(عمران شناختی کارڈ دیکھنے کے بعد اسے واپس کر دیتا ہے)
تو مسٹر عابد اب اپ ہمارے ساتھ چلیے اور ہمیں باقی لاشوں کے بارے میں بھی بتا ئیے
(اب ان کو جنگل میں مختلف جگھوں پر لے جاتا ہے ان کو وہاں پر تقریبا 25 لاشیں ملتی ہیں)
عمران : یہ جگہ تو قبرستان لگ رہی ہے۔۔ پھر سپاہیوں کو حکم دیتا ہے کہیں لاشوں کو فرینسی کے لیب بھیجو اور عابد صاحب اپ ہمارے ساتھ چلیں گے اور یہ بال کٹوادو اس کے بعد وہ فرانسک لیب میں جاتے ہیں
ڈاکٹر (ناظم) : لیب میں ٹیسٹ کر رہا ہوتا ہے
عمران : کچھ پتہ چلا ڈاکٹر ؟
ناظم : ان کے ڈی این اے سے پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ کون تھے

عمران : کیسے ؟
ناظم : ان کے ڈی این اے سے ان کی شناخت معلوم ہوئی ہے اور اس کو ٹریس کرنے سے ان کا بائیوڈاٹا۔۔
عمران : تو یہ کون ہیں ؟
ناظم : ان میں سے کچھ کے-یو(نالج یونیورسٹی) نیورسٹی کے اساتذہ تھے اور کچھ کا تعلق تو تجارت سے ہے مطلب بزنس مین
عمران : کیا یہ وہی اساتذہ ہیں جن کے بارے میں اس یونیورسٹی نے گمشدگی کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے ؟
ناظم : ہاں، شاید
آصف : مگر ان ساتزہ کو کوئی کیوں قتل کرے گا اور پھر جو ٹریڈر ہیں ان کا کیا تعلق ہے ؟
عمران : یہ کیس بہت ہی پیچیدہ ہے پر اس کا جواب ہمیں کے یونیورسٹی سے ہی ملے گا
پھر حکم دیتا ہے ہمارے سوسینیئر سپاہیوں کو لے کر کے یو چلو پھر وہ وہاں پر جاتے ہیں اور کے یو کا نظام چیک کرتے ہیں پھر عمران اساتذہ سے ملتا ہے اور کے یو کے نظام کے بارے میں پوچھتا ہے ۔۔
عمران : کیا جو اساتذہ گم ہوئے ان کی کسی سے دشمنی تھی ؟
سلیم (پرنسپل): نہیں، ہمارے علم میں نہیں ہے ۔۔ یہاں پر تو ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی
عمران : کسی طالب علم سے جھگڑا ؟ فیل کرنے یا فیس کا ؟
سلیم : ایسا نہیں ہے کیونکہ ہمارے طلباء 95 فیصد پاس ہوتے ہیں اس لیے کسی کو فیل بھی نہیں کیا اور نہ ہی فیس کا کوئی مسئلہ ہے ۔۔
عمران : کبھی طلباء کے گروپ کا کوئی جھگڑا ہوا ہو؟
پرنسپل : نہیں، کبھی نہیں، ہمارے ہاں پر کلاس میں کیمرے لگے ہیں آپ ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں ۔۔
عمران : وہ تو میں ضرور کروں گا اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا میں سے کوئی یہ یونیورسٹی چھوڑ کے نہیں جا سکتا اور نہ ہی یہ ملک
سلیم : جی ضرور
(پھر سپاہی وہاں پر تلاشی شروع کرتے ہیں سب سے پوچھا جاتا ہے مگر کوئی سراغ نہیں مل رہا ہوتا اور پھر پولیس سب کچھ کنٹرول میں لے لیتی ہے ایک ہفتہ تک یہ سلسلہ چلتا ہے کہ اسی دوران یونیورسٹی کا کچھ ڈیٹا چوری ہو جاتا ہے)
عمران : اپ نے ہر جگہ کیمرے لگائے ہیں مگر انٹرویو والے کمرے میں کیمرے نہیں لگائے، کیوں ؟
سلیم : یہ کمرہ صرف اساتذہ کے استعمال کے لیے ہے اور دوسری بات جب ہم طلبہ کو یہاں پر انٹرویو کے لیے بلاتے ہیں تو ان سے مختلف سوال پوچھتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ جو سوال ہم پوچھتے ہیں وہ ریکارڈ ہوں اور کوئی دوسری یونیورسٹی اس سے فائدہ اٹھائے
عمران : کافی سمجھدار ہیں آپ!
مگر مجھے سمجھ نہیں اتا کہ اپ کے اتنے اچھے نظام ہونے کے باوجود یہاں کا ڈیٹا چوری ہو گیا ہے اپ کے ساتھ جو گم ہوئے ہیں وہ اکثر مارے جا چکے ہیں اور باقیوں کا بھی پتہ نہیں

سلیم : دیکھیے کوئی استاد باہر کیا کرتا ہے ہمیں اس کا کچھ علم نہیں ہاں مگر ان اساتذہ نے یہاں پر کوئی ایسی حرکت نہیں کی کہ ہم ان کو کوئی وارننگ دیتے

عمران : ٹھیک ہے

(ریسرچ کے دوران یہ بات بھی سامنے اتی ہے کہ گرلز ہاسٹل میں بھی کیمرے نہیں لگائے گئے..

اور پھر عمران پوچھتا ہے کہ اس میں کیا ہم نے کیوں نہیں لگائے گئے ؟

سلیم : یہ ان کی پرائیویسی ہے

عمران :مجھے فیل ہونے والے طلبہ اور سب سے ذہین طلبہ کی لسٹ دیجیے

سلیم : ٹھیک ہے

(پھر کمپیوٹر پر تمام طلبہ جو فیل ہوئے اور جو پوزیشن ہولڈر طلبہ تھے ان کے نام اور پتے لیے جاتے ہیں اور پھر ان پر سرچ کی جاتی ہے اور ان سے ملاقات کی جاتی ہیں مگر کچھ خاص پتہ نہیں چل رہا ہوتا)

عمران : ان تاجروں کے بارے میں معلومات لینے کے لیے ان کے ریکارڈ چیک کرتا ہے وہ سب سے زیادہ امیر اور ان کا مارکیٹ میں بہت نام تھا جب دوسرے تاجروں سے بات کی تو ایسا لگتا تھا کہ ہر تاجر ہی ایک دوسرے کو مارنا چاہتا ہے ادھر اساتذہ کا قتل تو ادھر تاجروں کا

عمران :مجھے لگتا ہے کہ ان کا آپس میں کوئی تعلق ضرور ہے ۔ ۔

انسپکٹر (آصف) تم جا کر اخبار اکٹھے کرو جس میں تاجروں کی گمشدگی کی یا قتل کے بارے میں لکھا گیا ہو

آصف : جی حضور

عمران : میں یونیورسٹی کا طلبہ کی مزید سرچ کرتا ہوں سرچ کے دوران تمام طلبہ مل جاتے ہیں مگر ایک طالب علم نہیں ملتا اس کا نام فیصل ہوتا ہے اور وہ ایک پوزیشن ہالڈر طالب علم ہوتا ہے اس کے گھر پر جب جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے والدین نے تین سال پہلے خودکشی کر لی تھی اور تب سے فیصل بھی غائب ہے سرچ کے دوران یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ فیصل کے والدین تاجر تھے)

عمران : اس فیصل کو تلاش کرو ہر جگہ پر اس کی تصویر دے دو وہ جہاں بھی ملے اسے پکڑ کر سینٹر میں لے آؤ

(فیصل کو بہت تلاش کیا جاتا ہے مگر فیصل کا کچھ پتہ نہیں چلتا جس ڈاکٹر سے فیصل آخری بار ملا ہوتا ہے وہ ڈاکٹر بھی قتل ہو گیا تھا ۔ ۔

یہ کیس انتہائی پیچیدہ ہو چکا ہے

ہمیں فیصل کے گھر کی تلاشی مکمل طور پر لینا ہو گی شاید کوئی ثبوت ملے

(گھر کی تلاشی لی جاتی ہے اس میں فیصل کے جیتے ہوئے میڈلز ہوتے ہیں بہت سی کتابیں کمپیوٹر سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے مگر فیصل کی ایک ڈائری کو لاک لگا ہوتا ہے جبکہ باقی ڈائری میں کوئی لاک نہیں ہوتا اس ڈائری پر پاسورڈ لگا ہوتا ہے جسے اوپن کرنے کے لیے سینیئر ہیکر بلایا جاتا ہے اور وہ پاسورڈ اوپن کرتا ہے ڈائری میں کسی کا نام ایک خط لکھا ہوتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے)

"کے یو میں داخلہ نہ لینا میں اس کے بارے میں کچھ ایسا جانتا ہوں جو بتانے کے قابل نہیں"

اوراس پر کچھ نمبر زدرج ہوتے ہیں جن کی کچھ خبر نہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے اور کچھ سیمبل ہوتے ہیں اس قد پر جو ایڈریس لکھا ہوتا ہے وہ ایف ایس سی کی پوزیشن ہالڈر طالبہ کنول کا ہوتا ہے۔۔

عمران : اس کنول کو پولیس اسٹیشن بلاؤاوراس سے پوچھ کچھ کرو

(سپاہی کنول کے گھر جاتے ہیں اوراس سے پوچھ کچھ کرتے ہیں پھر اسے سینٹر لے آتے ہیں)

عمران : تو تمہیں فیصل نے یہ خط لکھا تھا اس کا مطلب وہ تم میں جانتا تھا اور یقینا تم بھی اسے جانتی ہوگی

کنول : میں فیصل کو نہیں جانتی، اور یہ خط مجھے فیصلے نہیں بھیجا بلکہ کے یو کی ایک طالبہ مدیحہ نے دیا تھا

عمران : مگر تم نے بھی کے یو میں داخلہ نہیں لیا اس لیے تم بھی کچھ تو ضرور جانتی ہو خیر!

پہلے سے مدیحہ کو مل لیتے ہیں،

(ادھر فیصل کے والدین نے خودکشی کیوں کی اس بات کی تلاش شروع کی گئی اور یہ بات سامنے ائی کہ جو تاجر قتل ہوئے ان کے ساتھ پہلے فیصل کے والدین تجارت کرتے تھے پھر عمران، مدیحہ سے ملتا ہے اوراس سے پوچھا کہ فیصل نے تمہیں یہ خطاب دیا اوراس کا کیا مطلب ہے؟)

مدیحہ : یہ خط مجھے فیصل نے چندماہ قبل دیا تھا۔ عمران : جواس پر کوڈ لکھے ہیں اور سمبل ان کا کیا مطلب ہے؟

مدیحہ : یہ فیصل کی سیکریٹ زبان ہے

عمران : اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کا مطلب جانتی ہو

مدیحہ : ہاں، جانتی ہو مگر بتانا نہیں چاہتی

عمران (بہت اچھے اندازسے) دیکھو بیٹا، مدیحہ

اگراپ ہماری مدد کروگی تو ہم سچ تک پہنچ سکتے ہیں بہت ساری لاشیں ملی ہیں اور وہ بلاواسطہ یا بلواسطہ فیصد سے تعلق رکھتی ہیں

مدیحہ : آپ سچ تک پہنچنا چاہتے ہیں

عمران : جی

مدیحہ : اپ ان اساتذہ اور تاجروں کے کاروبار کے بارے میں معلوم کیجیۓ تواپ کوخود ہی پتہ چل جائے گا

عمران : کیااپ تھوڑاسا بھی ان کے بارے میں کچھ بتائیں گی؟

مدیحہ : سر! آپ نے غلط کیس لے لیا ہے۔۔ آپ اس کے نتیجے پر پہنچنے کے بعدیا تواس کیس کو چھوڑدیں گے یا اس دنیا کو۔۔

عمران (مسکراتے ہوئے) یادرکھوں گا

(ابھی عمران گھر پر ہی پہنچ جائے کہ ٹی وی پر خبر چل رہی ہوتی ہے کہ آئی جی صاحب کاکسی نے قتل کردیا ہے۔۔ اور پھر عمران کے گھر پہ فون آتا ہے اوراسے کہا جاتا ہے کہ آپ ائی جی والے کیس کی تفتیش پہلے کیجیے۔۔ عمران کے دماغ میں فورامدیحہ کی بات گھوم جاتی ہے اور پھر وہ فورا فون رکھ دیتا ہے پھر آصف کو فون کرتا ہے اور کہتا ہے مجھے 24 گھنٹوں کے اندر فیصل کا پتہ چاہیے)

آصف : پر چوبیس گھنٹے میں اسے کیسے تلاش کیا جائے ؟

اور اوپر سے آئی جی صاحب کا کیس بھی ہے !!

عمران : ہر چیک پوسٹ پر اس کی تصویر دے دو، تمام ٹی وی چینل پر فیصل کو تلاش کرنے والے پر 20 لاکھ روپے کا انعام رکھ دو اور وہ تمام اساتذہ تاجروں کے مکمل کاروبار کی تفصیل مجھے چاہیے ان کے ہر کام کی تفصیل ۔ ۔ حتیٰ کہ سانس لینے کی بھی

آصف : جی

(جب وہ سرچ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان تمام اساتذہ اور تاجروں کے بیرون ممالک سے تعلقات تھے اور یہ ان سے کافی دفعہ تجارت بھی کر چکے ہیں اور مزید سرچ کی جاتی ہے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ آئی جی صاحب بھی بیرون ملک سے تجارت کرتے تھے)

عمران : عجیب بات ہے

(پھر عمران مدیحہ کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے پلیز ہمیں فیصل کا پتہ بتا دو)

مدیحہ : اگر پتہ چل گیا کہ فیصل کہاں ہیں تو اپ اس کی جہان کی حفاظت نہیں کر پائیں گے

عمران : بیٹیا (مدیحہ) فیصل نے کئی لوگوں کا قتل کیا ہے اور تمہیں اس کی جان کی حفاظت کی پڑی ہے

مدیحہ : ہاں میں جانتی ہوں

اگر فیصل کی جگہ پہ اپ بھی ہوتے تو اپ بھی وہی سب کچھ کرتے ہیں

عمران : اگر فیصل خود کو بے گناہ ثابت کر دے گا تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی

مدیحہ : فیصل کو خود کو بے گناہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ بے گناہ ہے

عمران : آئے دن قتل پہ قتل ہو رہے ہیں جو فیصل کو پھنساتے جا رہے ہیں اگر آپ میری مدد کرو تو ہم فیصل کو بچا سکتے ہیں اگر ایسے حالات میں فیصل کو پکڑا گیا تو اس کو شوٹ کر دیا جائے گا ۔ ۔

مدیحہ : میں آپ کو فیصل سے ملوا دوں گی مگر میری اک شرط ہے

عمران : کیسی شرط ؟

مدیحہ : اپ اکیلے فیصلے سے ملنے جائیں گے، دوسری بات آپ کے پاس نہ کوئی گن ہو گی نہ موبائل اور نہ ہی کوئی اور چیز ۔ ۔ اگر مجھے شک بھی ہوا کہ آپ کسی کو ساتھ لائے ہیں یا کوئی چیز لے کر آئے ہیں تو اپ فیصلے سے کبھی نہیں مل پائیں گے

عمران : مجھے منظور ہے

مدیحہ : کل دو بجے آپ گرلز ہاسٹل میں لڑکیوں والا لباس پہن کر میری سہیلی کے ساتھ آئیں گی آپ کی فیصلے سے ملاقات ہو جائے گی

(اور پھر عمران اگلی رات دو بجے ویسے ہی ملنے آتا ہے اور جس کمرے میں فیصلہ آتا ہے وہاں پر روشنی انتہائی کم ہوتی ہے اور فیصل عمران سے دور بیٹھا ہوتا ہے)

عمران : فیصل تم نے بہت سارے قتل کیے ہیں ۔ ۔ کیا میں جان سکتا ہوں کیوں ؟

فیصل : ہم ہر انسان کو الزام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم یہ تو کہتے ہیں کہ قاتل غلط ہے پر یہ نہیں سوچتے کہ مقتول بھی صحیح ہے یا نہیں

عمران : جب تک قاتل یہ ثابت نہ کرے کہ وہ صحیح ہے تب تک ہم کیسے یقین کریں ؟

فیصل : اور اگر قاتل ثابت کر بھی دے کہ وہ صحیح ہے تب بھی اس کو سزا کیوں دی جاتی ہے ؟

عمران : ایسی بات نہیں ہے ۔ ۔ ہاں قانون کو توڑنا جرم ہے اس کی سزا دی جاتی ہے

فیصل (ہنستے ہوئے) شاید ہم نے آج تک قانون کا مطلب ہی نہیں سمجھا

عمران : ہاں ، شاید ، مگر تم بتاؤ تم نے قتل کیوں کی ہے اور اب بھی ایک دو نہیں بلکہ 25 ۔ ۔

فیصل : پچیس نہیں ، چالیس

اپ جس یونیورسٹی میں بیٹھے ہیں اس کے بارے میں کیا ؟

عمران : یہ ہمارے ملک کی سب سے بہترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے اس کے ساتھ ساتھ بہت ہی قابل ہیں یہاں کا نظام بہت اچھا ہے یہاں پر پڑھنے والے طلباء اکثر کامیاب ہوتے ہیں یہاں پر ہر چیز کو حسن ترتیب سے رکھا گیا ہے ۔ ۔

فیصل : اور کچھ ؟

عمران : بس یہی

فیصل : اپ نے صرف اس یونیورسٹی کا مثبت پہلو ہی بتائے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ نال یونیورسٹی نہیں بلکہ جہالت کا مرکز ہے ۔ ۔

وہ کیسے ؟

فیصل : یہاں پر ہر جگہ کیمرے لگے ہوئے ہیں کبھی سوچا کہ گرلز ہاسٹل انٹرویو روم میں کیمرے کیوں نہیں لگے ؟

عمران : پرنسپل صاحب کہہ رہے تھے ۔ ۔

فیصل : خاموش !!

کیا جانتے ہو تم ؟ حقیقت کیا ہے ؟

تو اب سنو

جن اساتذہ کو آپ پارسا کہہ رہے ہیں وہ شیطان تھے ۔ ۔

اس یونیورسٹی میں گرلز کو ہمیشہ کم نمبر دیا جاتے ہیں پھر ان کو یہی اساتذہ ڈراتے ہیں ان کو فیل کر دیا جائے گا وہ اس میں پھنس جاتی ہیں پھر ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ اپ انٹرویو روم میں آئیں اگر آپ انٹرویو میں کامیاب ہو گئ تو اپ کے پاس ہو جاتی ہیں ۔

مگر حیرانی والی بات یہ ہوتی ہے کہ وہ روتی ہوئی باہر آتی ہیں ۔ ۔

یہاں پر کوایجوکیشن ہے پر لڑکوں نے کبھی لڑکیوں سے بات نہیں کی! یہاں پر کیمرے، یہ وہ، سب کچھ۔ ۔ تمام لڑکیاں آپس میں وہ بات جانتی تھی پر کسی لڑکے کو پتہ نہیں تھا ہمارے موبائل فون کے نمبر ہمارے ای میل نمبر حتیٰ کہ ہمارے موبائل فون کو اس طرح ہیک کر کے رکھا گیا کہ کوئی لڑکا کسی لڑکی سے بات کر کے کچھ نہیں پوچھ سکا!

عمران: تو اس میں کیا برا ہے؟ لڑکوں کو لڑکیوں سے بات نہیں کرنی چاہیے

فیصل: 100 فیصد آپ کی بات سچ ہے اگر مقصد وہی ہوتا جو آپ نے بتایا ہے

عمران: تو کیا مقصد تھا؟

فیصل: میں نے پتہ چلانے کی بہت کوشش کی مگر ناکامی! پھر ایک دن میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ان سب کے بارے میں پتہ کرنے کے لیے میں نے پیج لیا اور اس پر بہت ہی درخواست گزار لہجے میں یہ لکھا کہ اگر کسی کے ساتھ یہاں پر کچھ غلط ہوا ہے تو مجھے اس پیج پر لکھ دے۔ ۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ ۔

اور میں نے اس پیج کو ایک رجسٹر میں اس طرح رکھا کہ جیسے ہی اس رجسٹر کو اٹھایا جاتا ہے وہ پیج ہاتھ میں آ جائے اور پھر اس رجسٹر کو کلاس کے باہر رکھ دیا جہاں پر کیمرے نہیں تھے میری خوش قسمتی سمجھے کہ کسی لڑکی نے اس رجسٹر کو اٹھا لیا اور اس نے جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ بھی پڑھ لیا پھر سات دن تک میں نے انتظار کیا اور سات دن بعد وہ رجسٹر وہیں پر پڑا تھا جہاں پر میں نے رکھا تھا پر اس پہ جو لکھا تھا

(یہ بات کرتے ہوئے فیصل کی آنکھوں میں آنسو تھے)

عمران: کیا لکھا تھا؟

اس لڑکی نے لکھا تھا

"میرا نام مدیحہ ہے اور جب میں انٹرویو روم میں گئی میں جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو ایک استاد نے کمرے کو لاک لگا دی۔ ۔ امیں گھبرا گئی، پھر دوسرے استاد نے مجھے کچھ سی پر بیٹھنے کے لیے، کہا تو میں بیٹھ گئی، پھر ایک استاد نے، پوچھا تم ہماری کتنی عزت کرتی ہو؟ تو میں نے کہا اپنے باپ جتنی، تو سبھی استاد ہنسنے لگے، پھر کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم ہمارا ہر کہنا مانوگی؟ میں نے کہا جی، مانوں گی! پھر اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا دوپٹہ اتار دو۔ ۔ میں بہت ڈر گئی، اور مجھے ان کی نیت پہ بھی شک ہو گیا۔ ۔ جیسے ہی میں نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو تین اساتذہ نے مل کر مجھے پکڑ لیا اور اس کے بعد مجھ سے زیادتی کرنے لگے، پھر کچھ تاجر وہاں پر موجود تھے ان کو مجھے دکھایا گیا پھر میری ویڈیو بنائی گئی۔ ۔ اور مجھے بلیک میل کیا گیا میں اس سے زیادہ نہیں لکھنا چاہتی"

اور اسی طرح وہ کئی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے۔۔ اور بعض دفعہ تو گرلز ہاسٹل میں آکر ایسا کیا جانے لگا۔۔ نہ وہ طالبات اپنے گھر والوں کو اس کے بارے میں بتا سکتی تھی، نہ قانون کو، کیونکہ معاشرے میں ان کی کوئی عزت نہیں رہتی، نہ ہی کوئی قبول کرتا اور جب یہ بات میں نے اپنے والدین کو بتائی تو انہوں نے ان تاجروں سے ساتھ تجارت شروع کی تاکہ پتہ چلا سکیں ان کے بارے میں۔۔ میرے والدین ان کے بارے میں کافی ثبوت اکٹھا کیا مگر ان کو قانون تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا۔۔ اور یہ ثابت کیا گیا کہ انہوں نے خودکشی کی ہے ادھر ہزاروں طالبات کی عزت خراب ہو رہی تھی۔۔ تو میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی میں نے خود کو چھپا لیا اور پھر کمپیوٹر ہیکر بنا اور میں نے اس یونیورسٹی کا سارا ڈیٹا ہیک کر لیا اور میں نے ایک کوڈنگ زبان تیار کی جس کو طالبات تک پہنچایا میرے پیغام کو وہاں کے سرور کمپیوٹر ڈیلیٹ نہیں کر پاتے تھے اور میں نے اپنا پیغام بآسانی ان تک پہنچا پہنچایا۔۔ وہ اب ان پر عمل کرنے لگی ہمیں معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔۔ پر ان کو معلوم نہیں ہوتا تھا،

اور پھر میں نے ایک ٹیچر کے نمبر سے دوسرے تاجر کو میسج کیا اور اسے ڈیل کے لیے کسی مخصوص جگہ پر بلایا اور میسج میں ایسا لکھا تھا کہ یہ ڈیل صرف ہم دونوں میں ہوگی۔۔ اور کسی دوسرے استاد کو بھی اس کی خبر نہ ہوگی (میرے پاس اک خاص لڑکی ہے) اور بالکل ایسا ہی میسج تاجر کو بھیجا گیا اور ان دونوں کو ایک جگہ پر آنے کے لیے رضامند کیا۔۔ ادھر استاد نے اپنی تین دن کی چھٹی لی تو ادھر تاجر۔۔

دونوں کو اس جگہ سے بہت دور بلایا گیا۔۔ اور وہاں پر میں نے شکار کرنے والے جانوروں کو ان پر چھوڑا اور پھر خنجر سے ان پر وار کیا اور انہیں مار دیا، اور ان کو جنگل میں گاڑھ دیا، اسی طرح جس کو میں جانوروں سے قتل کرواتا ان کو جنگل میں گاڑھ دیتا۔۔ اور جن کو گولی مارتا ان کو صحرا میں، اور کچھ وقت کے بعد ان کی لاشیں گل سڑ جاتی، وہ سب کے سب شاید اس سے بھی زیادہ سزا کے لائق تھے، کیونکہ ان کی وجہ سے نہ جانے کتنی لڑکیوں کے والدین رسوا ہوئے ہوں گے، کتنی لڑکیوں نے خودکشیاں کی ہوں گی، جن کے بارے میں، سب کچھ نہیں جانتا، ان درندوں میں سے کچھ اب بھی انسانی شکل میں موجود ہیں جنہیں سزا دینا باقی ہے

عمران: اگر تمہاری بات سچ ہے تو میں عدالت سے تمہیں انصاف دلاؤں گا ابھی تم خود کو قانون کے حوالے کر دو۔۔ جو اساتذہ اور تاجر غلط ہیں تم ان کے بارے میں بتا دو ہم ان کو گرفتار کریں گے۔۔

فیصل : ضرور حوالے کر دوں گا، مگر ایک آخری شخص کو میں سزا دے لوں، باقیوں کی لسٹ آپ تک پہنچ جائے گی، اگر زندہ رہے!! اس کے بعد عمران، فیصل پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر فیصل اس کو بے ہوش کر دیتا ہے اور وہاں سے فرار ہو جاتا ہے۔۔ عمران جیسے ہی ہوش میں آتا ہے فوراً پیچھے فون کرتا ہے ان سے کہتا ہے کہ کے یو کے اساتذہ کی سکیورٹی ٹائٹ کر دو اور خاص طور پر پرنسپل کی۔۔

اور ان کو کہیں جانے بھی مت دینا اور جتنے بھی تاجر ہیں ان کی لسٹ مجھے بھیجو یا ان کو گرفتار کر کے پولیس سینٹر لے چلو

عمران کو شک ہوتا ہے کہ فیصل پرنسپل پر اب حملہ کرے گا ادھر فیصل تمام طالبات کو کوڈنگ زبان میں یہ پیغام دے دیتا ہے کہ ہمارے پاس جو بھی معلومات ان کے خلاف ہے (جس میں ان کی بیرون ملک سے غلط تجارت، لڑکیوں کی نیلامی اور بینک بیلنس وغیرہ) شامل ہے وہ سب ابھی اکٹھی کر کے عدالت تک پہنچا دیں۔۔ ادھر ڈی ائی جی عمران سے کہتا ہے کہ وہ پرنسپل سے کچھ بات کرنا چاہتا ہے اور وہ خود ہی اس کی نگرانی کر لے گا کسی دوسرے کی ضرورت نہیں اور چند سپاہیوں کے ساتھ اس کے گھر پہ جاتا ہے۔۔

اور جب وہ پرنسپل سے بات کرتا ہے تو وہاں پر سب راز کھلتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہو رہا تھا اس میں یہ دونوں ملے ہوئے تھے (اس گھر میں فیصل نے کیمرے لگا رکھے ہوتے ہیں اور ان کی لائیو کاسٹ عدالت میں پیش کی جا رہی ہوتی ہے)

اس میں ڈی ائی جی سے پرنسپل کہتا ہے کہ مجھے بچا لو، میں نے تمہارے کہنے پہ یہ سب کچھ کیا اور ڈی آئی جی اس سے کہتا ہے کہ میں تمہیں اس طرح غائب کر دوں گا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی اور وہ وہاں سے پرنسپل کو لے کر اپنے سپاہیوں کو ساتھ لے کر فرار ہوتا ہے، ادھر عدالت ڈی آئی جی اور پرنسپل کو فوراً گرفتار کرنے کا حکم دے دیتی ہے اسی گاڑی پر فیصل حملہ کر دیتا ہے اور فیصل کے حملے سے ہے ڈی آئی جی تو بچ جاتا ہے، مگر پرنسپل مارا جاتا ہے، ڈی ائی جی کے ساتھ جو سپاہی ہوتے ہیں وہ فیصل پر حملہ کرتے ہیں جس سے فیصل بہت زخمی ہو جاتا ہے (فیصل نے ماسک پہنا ہوتا ہے) ادھر سے عدالت کے حکم سے بہت سے سپاہی ڈی ائی جی کی گاڑی کے سامنے آ جاتے ہیں اور اسے گرفتار کرنے کے لیے جو ڈی آئی جی کے ساتھ والے سپاہیوں پر حملہ کر دیتے ہیں ان کو مار دیتے ہیں اور ڈی آئی جی کو گرفتار کر لیتے ہیں (جب فیصل کے چہرے سے ماسک اتارا جاتا ہے تو سب دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ وہی پولیس آفیسر جو عمران کے ساتھ شروع میں قتل کی تفتیش کے لیے جاتا ہے وہی فیصل ہوتا ہے)

جب فیصل کو عدالت میں پیش کیا جاتا ہے تو وہ بتاتا ہے کہ کس طرح وہ پولیس آفیسر سے ملا اور اسے مارا (کیوں کہ وہ بھی ملوث تھا) پھر اس کا سارا ڈیٹا چوری کیا، پھر پلاسٹک سرجری کرائی، اور اسے مختلف لہجوں میں بات کیسے کرنی آتی ہے! اور جنگل میں عابد کو بھیجا جو وہاں رہنے لگا اور کس طرح سے فیصل اسے لاشیں دیتا اور وہ اسے گاڑھ دیتا۔۔

ادھر جب ڈی آئی جی اور دیگر اساتذہ اور تاجروں کی معلومات دیکھی گئی تو ان کے کرتوت بھی سامنے آئے (سینکڑوں لڑکیوں کی نیلامی، بہت ساری جائیدادیں، کے یو اور بہت ساری دوسری یونیورسٹی کے خلاف لوگوں کی درخواستی، ل بے گناہ قتل وغیرہ)

عدالت میں فیصلہ سناتے ہوئے جج یہ کہتا ہے!

عدالت یہ مانتی ہے کہ جو کچھ ان لوگوں نے کیا اس کی سزا یہی ہے مگر قانون کی خلاف ورزی کرنے کی سزا فیصل کو دی جائے گی اور جن کے خلاف بھی ثبوت ملے ہیں ان کو گرفتار کرنے کا حکم دیتی ہے اور تمام یونیورسٹیوں کو حکومت کے قبضے میں لے کر نگرانی میں چلانے کا حکم دیتی ہے تاکہ آئندہ ایسا کبھی نہ ہو۔۔

(فیصل کے چاہنے والے ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں) جنھیں فیصل یہ پیغام دیتا ہے

"اچھائی اور برائی دنیا میں دونوں ہی موجود ہوتی ہیں، کچھ لوگ اچھائی کو پسند کرتے ہیں مگر برائی کو ناپسند نہیں کرتے، کچھ لوگ برائی کو پسند کرتے ہیں،، مگر کامیاب وہی ہوں گے جو اچھائی کو پسند کرنے کے ساتھ برائی کو Dislike کریں۔۔